إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

روزنامہ

لاہور

یوم پنجشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "

۲۴ محرم ۱۳۶۹ ہجری

قیمت ۱ر

جلد ۳	۱۷ انبوت ۱۳۲۸ ہش	۱۷ نومبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۶۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۶ نبوت: سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے طبیعت کے دریافت کرنے پر فرمایا۔ گلے میں تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ الفضل میں میری علالت کے متعلق غلط چھپ گیا ہے۔ کہ پھوڑا زیادہ ترقی پر ہے" مجھے تکلیف بے شک ہے۔ مگر پہلے سے آرام ہے۔ الحمد للہ

ڈھاکہ کی سب سے بڑی مارکیٹ میں خطرناک آتشزدگی!

۵۰۰ دکانیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ نقصان ۲ سے ۵ کروڑ کے اندر

ڈھاکہ ۱۶ نومبر: کل صبح ۲ بجے کے قریب ڈھاکے کی سب سے بڑی چوک بازار منڈی میں آگ لگ جانے سے ۵۰۰ سو کے قریب دوکانیں جل کر راکھ ہو گئیں نقصان کا اندازہ ۲ سے ۵ کروڑ تک کا لگایا جاتا ہے۔ اس وقت تک نقصان جان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اس مارکیٹ میں کل ۵۰۰ دکانیں ہیں۔ آگ پہلے مٹھائی والی دکانوں سے بھڑکی۔ اور آن کی آن میں فائر بریگیڈ کے آنے تک ۴۵ منٹ کے اندر اندر ہی نصف مارکیٹ کو گھیر لیا جو اندر ہی اندر جل رہی تھی۔ کہ ڈیڑھ گھنٹے کے اندر ہی اندر ساری کی ساری مارکیٹ آگ کے جنگل میں پھنس گئی۔ ڈھاکہ کا مقامی اور نرائن گنج کے فائر بریگیڈ کوئی ڈیڑھ گھنٹے کی مسلسل جدوجہد کے بعد اس قابل ہو سکے کہ آگ کو مارکیٹ سے باہر جانے سے روک دیں اطلاع ملتے ہی مقامی ڈپٹی کمشنر اور دیگر افسر موقعہ پر پہنچے لیکن اس وقت تک بیشتر حصہ جل کر خاک سیاہ ہو چکا تھا وزیر اعظم بھی جلد ہی موقعہ واردات پر پہنچے۔ اور نقصان زدوں کو یقین دلایا کہ حکومت جلد ہی اُن کی مدد کرے گی۔ اور اُن کو زندگی کے کاروبار کے قابل بنانے کی کوشش کرے گی۔ ڈان کے نامہ نگار خصوصی کا کہنا ہے کہ حکومت آگ کے لگنے اور فائر بریگیڈوں کے دیر سے پہنچنے کی وجہ معلوم کرنے کے لئے بہت جلد ایک تحقیقاتی کمیشن بٹھائے گی۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ ٹیلیفون ایکسچینج اور فائر بریگیڈ والوں نے غیر معمولی تساہل سے کام لیا۔ اور اتنی خطرناک اطلاع ملنے پر بھی کسی خاص مستعدی کا مظاہرہ نہ کیا۔

عورتوں کیلئے پابندی

کراچی ۱۶ نومبر: معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے وزارت امور خارجہ میں عورتوں کو ملازمتیں نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اب عورتوں کو پاکستانی سفیروں۔ قونصلوں یا دیگر سفارتی حکام کے ساتھ بھی مقرر نہیں کیا جائے گا۔

بخیر و خوبی طے پا گیا ہے!

کراچی ۱۷ نومبر: سندھ یونین آف جرنلسٹس کے صدر مسٹر ایم اے شکور نے ایک بیان میں اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ آنریبل وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین کی مداخلت سے سندھ آبزرور اور صحافیوں کا مناقشہ بخیر و خوبی طے پا گیا ہے۔ اخبار مذکور کا عملہ بہت جلد کام پر آجائیگا

واشنگٹن ۱۶ نومبر: کل تڑانسوال شہر سے ایک میل دور ۵۰ فٹ بلندی سے ریل گاڑی دریا میں گر گئی جس سے ۷۰ افریقی اور ایک یورپین ہلاک ہو گیا۔

پاکستان سٹیٹ بنک نے شیڈولڈ بنکوں کو ہندوستانی روپے کی خرید و فروخت کی اجازت دیدی

کراچی ۱۶ نومبر: حکومت پاکستان کے سٹیٹ بنک پاکستان کے شیڈولڈ بنکوں کو ضروری وسائل کی حدود کے اندر ہندوستانی روپے کی خرید و فروخت کی اجازت دیدی ہے۔ اب یہ بنک دونوں حکومتوں کی ذمہ داری کی مقرر کردہ شرحوں کے مطابق لین دین کریں گے۔ وہ ہندوستان کے ۱۴۴/۱۱ روپوں کو ۱۰۰ روپے پاکستانی روپوں میں فروخت کر سکیں گے۔ اور ۱۴۴ ہندوستانی سکوں کے بدلے ۱۰۰ پاکستانی روپے خریدیں گے۔ بہر صورت ان بنکوں کو مقرر کردہ شرحوں کے علاوہ کسی غیر ملکی کرنسی کو پاکستانی کرنسی سے اور پاکستانی کرنسی کو کسی غیر ملکی کرنسی سے تبدیل کرنے کا سودا کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ اور اگر کوئی ایسا کرے گا۔ تو اُسے دو سال قید سخت یا جرمانہ کی سزا دی جائے گی یا ایک وقت میں دونوں سزائیں۔ جن اشخاص۔ فرموں یا شیڈولڈ بنکوں کے پاس نوٹ جمع ہوں۔ وہ مجوزہ شرحوں پر شیڈولڈ بنکوں کے ہاتھ انہیں فروخت کر سکیں گے

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اتنی سی اجازت سے بھی تجارت کو کافی فائدہ ہوگا۔ لیکن پوری طرح فائدہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک سٹیٹ بنک پاکستان ہندوستانی روپے کو آزادی سے خریدنے اور فروخت کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔

روس کی مسلم کش پالیسی: میونخ ۱۶ نومبر: فاران اور ازنہ کے مدارس کے ایک معلم علی بن عثمان نے جرمنی پہنچ کر انکشاف کیا ہے۔ کہ روسی مسلمانوں سے نفرت کرتے ہیں۔ علاقہ فاران میں ۱۰ ہزار امام گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ۳ ہزار مسجدوں پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ کمیونسٹوں کو شدید خطرہ لاحق رہتا ہے۔ کہ کہیں مسلمان اپنے بچوں کو آزادانہ اسلامی تعلیم نہ دیں۔ وہ ہمیشہ ہمیں مشکوک نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ایدال کے علاقے میں ایک کروڑ ۳۰ لاکھ مسلمان تھے۔ جن میں سے اب تک ۷۰ لاکھ یا تو نظر بند ہو چکے ہیں یا سائبیریا بھیجا دیئے گئے ہیں۔ مسلمانوں کی املاک پر اس قدر بھاری ٹیکس لگائے جاتے ہیں۔ کہ وہ دیوالیہ ہونے پر مجبور ہو جاتے ہیں مسلمان کسانوں کو مویشی تک رکھنے کی اجازت نہیں۔

اُردو کو اس کا جائز مقام دو

کراچی ۱۶ نومبر: کل سینٹ پیٹرک ہائی سکول کا معائنہ کرنے کے بعد پاکستان کے وزیر تعلیم نے کہا۔ اردو جیسے بیرونی حاکموں نے پوری طرح پروان نہ چڑھنے دیا تھا۔ وہ اب بتدریج ترقی کر کے اپنے پورے شباب پر آسکے گی۔ اور ملک کے اہم تقاضوں میں حصہ لے گی۔ لہذا میں تمام تعلیمی اداروں کو مشورہ دوں گا۔ کہ وہ اردو کو اس کا جائز مقام دیں اور اس طرح ملک کے عوام کی خدمت میں حصہ لیں۔ آپ نے کہا بیرونی ممالک میں یہاں کہیں بھی میں گیا ہوں انگریزی خوان لوگوں نے بھی مجھ سے ترجمان کے ذریعے اُردو میں ہی بات کرنے میں فخر محسوس کیا۔ تو پھر ہم کیوں نہ اپنی قومی زبان کو پورے ذوق و شوق سے رواج دیں۔ اس سکول میں اس وقت ۲۰۰۰ بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن میں بیشتر عرب۔ ایرانی اور اطالوی بھی ہیں۔

مشرقی پاکستان آنے کی دعوت

ڈھاکہ ۱۶ نومبر: مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نورالامین نے شاہ ایران کو، پہلے پاکستان کے دورے میں مشرقی پاکستان آنے کی دعوت بھی دی گئی ہے۔ یہ دعوت والی ایران تک وزیر اعظم پاکستان کی معرفت بھجوائی گئی ہے

شاہ ایران واشنگٹن پہنچ گئے!

واشنگٹن ۱۶ نومبر: والی ایران شاہ محمد رضا شاہ پہلوی اپنے چالیس روزہ امریکی دورے کے لیے آج واشنگٹن پہنچ گئے۔ سیکرٹری آف سٹیٹ اور محکمہ دفاع کے افسران اعلیٰ نے آج آپ سے ملاقات کی

پنڈت نہرو کے دو متضاد بیانات

لندن ۱۶ نومبر: آج بی بی سی سے پاکستان کے سفیر غیر متعین مسٹر مشتاق احمد گورمانی کا ایک بیان نشر ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے کشمیر کے متعلق پنڈت نہرو وزیر اعظم ہندوستان کے بیانات کو متضاد قرار دیا ہے۔ آپ نے کہا۔ ایک طرف تو وہ یہ کہتے ہیں کہ کشمیر ہندوستان کا ایک حصہ ہے کیونکہ مہاراجہ کشمیر نے باقاعدہ طور پر دستاویز شمولیت پر دستخط کئے ہیں۔ لیکن اسی سانس میں وہ ساتھ ہی یہ بھی فرما گئے ہیں۔ کہ کشمیر کی گتھی کا واحد حل صرف اس کے عوام ہی کر سکتے ہیں۔ آپ نے ان دونوں باتوں کو متضاد قرار دیتے ہوئے کہا۔ پاکستان بھی اس مسئلے کا حل ایک غیر جانبدارانہ استصواب رائے کے ذریعے چاہتا ہے تو کیوں پنڈت نہرو ابھی رائے شماری میں تاخیر کے معاملے کو رد کرتے۔

بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس

کراچی ۱۶ نومبر: کراچی میں بین الاقوامی سلسلہ اقتصادی کانفرنس کے کنوینر مسٹر حسین ملک نے ایک بیان میں کانفرنس کے انعقاد کو پرائیویٹ کوشش قرار دیتے ہوئے کہا۔ اس میں تمام اسلامی ملکوں کے تجارت اور سفر کی مشکلات کے معاملات پر غور کیا جائے گا۔ پاسپورٹ اور ویزوں کے جاری کرنے کی سہولتیں زیر بحث آئیں گی اور اس امر پر خاص توجہ دی جائے گی کہ کس طرح تمام اسلامی ملکوں میں باہمی اقتصادی تعاون کے رشتے کو مضبوط کیا جا سکتا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کیپٹل کوآپریٹو پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

پینے کے آداب
حدیث نبویؐ کی روشنی میں

(از محمد شفیع صاحب اشرف جامعہ احمدیہ احمد نگر)

(۳)

(۱)

پینے کے جن آداب کے متعلق حدیث ہماری راہنمائی کرتی ہے۔ ان میں سے ایک ادب یہ بھی ہے۔ کہ اگر کوئی ایسی چیز پی جائے۔ جس میں چکناہٹ ہو تو اسکے پینے کے بعد کُلّی کی جائے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے ان رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم شرب لبنا فمضمض وقال ان له دسما (بخاری) یعنی رسول کریم صلے اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم نے دودھ نوش فرمایا اور بعد میں کلی کی اور فرمایا کہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

(۲)

پینے کے آداب میں ایک اہم امر یہ بھی داخل ہے۔ کہ پینے کے برتن میں اگر کوئی سوراخ ہو تو برتن کے کھلے مونہہ کی بجائے اس سوراخ سے مونہہ لگا کر کوئی چیز نہ پی جائے۔ کیونکہ سوراخ کے رستے پیتے وقت پینے والے آدمی کو یہ معلوم نہیں ہو سکے گا۔ کہ اس کے پینے کی چیز صاف ہے یا کوئی تنکا یا کیڑا اس میں پڑا ہوا ہے لیکن برتن کے کھلے مونہہ سے پیتے وقت وہ دیکھ سکے گا۔ کہ کوئی مضر چیز اس میں موجود تو نہیں۔ اور اگر کوئی چیز ہوئی۔ تو اسے نکال کر کئی مضرات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ چنانچہ اسی حکمت کے پیش نظر آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ایک حدیث ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے نھی رسول اللّٰہ عن الشرب من ثلمة القدح (ابوداؤد) کہ رسول کریم صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے برتن کے سوراخ کے ذریعہ پینے سے منع فرمایا۔ لوٹے کی ٹونٹی کے ذریعہ بھی پانی وغیرہ پینے میں انہی مضرات کا ادنےٰ احتمال ہے۔

(۳)

پینے کی کسی چیز میں اگر کوئی تنکا وغیرہ پڑا ہوا ہو تو پیتے وقت اسے پھونک مار کر نہیں ہٹانا چاہیئے بلکہ اسے بہا کر یا ہاتھ سے نکال دینا چاہیئے۔ چنانچہ ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے۔ ان النبی صلے اللّٰہ علیہ وسلم نھی عن النفخ فی الشراب فقال رجل القذاة اراھا فی الاناء فقال اھرقھا فقال فانی لا اروی من نفس واحد قال فابن القدح اذاً عن فیک (ترمذی) کہ رسول اللہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللّٰہ اگر اس میں کوئی تنکا ہو تو حضور نے فرمایا اسے بہا دو۔ پھر اس شخص نے عرض کیا۔ کہ میں اگر گھونٹ گھونٹ کر کے اور وقفہ دے دے کر پیؤں تو مجھے تسکین نہیں ہوتی۔ حضور نے فرمایا تب بھی پیالے کو اپنے مونہہ سے ضرور ہٹا لیا کر۔

پس اگر کوئی تنکا وغیرہ پڑا ہوا ہو تو بجائے پھونک مار کر ہٹانے کے اسے بہا دینا زیادہ مناسب ہے۔ اور اسی طرح اگر کوئی شخص گھونٹ گھونٹ کر کے پینے سے تسکین محسوس نہ کرے۔ اور ایک ہی سانس میں پینا چاہے تو اسے بھی چاہیئے کہ وہ ایک بار پیالہ کو ضرور مونہہ سے ہٹا لیا کرے۔

(۴)

کھانے یا پینے کی کسی چیز میں اگر مکھی پڑ جائے تو اسے فوراً نکال کر پھینک دینے سے پیشتر اسے ایک دفعہ خود ڈبو دینا چاہیئے۔ چنانچہ رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا وقع الذباب فی اناء احدکم فان فی احد جناحیه داءً وفی الآخر شفاء وانه یتقی بجناحه الذی فیه الداء فلیغمسه کله۔ کہ جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی پڑ جائے تو اسکو ڈبو دو۔ اس لیئے کہ مکھی کے ایک پر میں شفا ہوتی ہے۔ اور ایک پر میں بیماری اور مکھی جب گرتی ہے تو بیماری والے پر کو ڈبوتی ہے۔ پس جب شفا والا پر بھی ڈبو دیا جائے گا۔ تو اس طرح پہلے نقصان کا ازالہ ہو سکے گا۔

(۵)

پینے کی ہر وہ چیز جس سے نشہ پیدا ہو خواہ اسکے زیادہ استعمال سے خواہ اسکے کم استعمال سے وہ حرام ہے۔ اور وہ خمر کا حکم رکھتی ہے۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ کل مسکرٍ خمرٌ و کل مسکرٍ حرامٌ۔ ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔ اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

احناف میں سے بعض لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ خمر سے مراد صرف افشردۂ انگور ہی ہے۔ اور یہی مطلقاً حرام ہے۔ اور بقیہ چیزوں کی بنائی ہوئی شراب اس وقت اور اتنی مقدار میں حرام ہے جبکہ اس سے نشہ پیدا ہو جائے۔ لیکن در حقیقت ان کا یہ مسلک درست نہیں ہے۔ اور خود امام یوسف ان سے متفق نہیں رہیں۔

جس حد تک اس بارے میں احادیث کا تعلق ہے ہمارے سامنے دو فیصلہ کن حدیثیں موجود ہیں اوّل۔ الخمر ما خامر العقل اور دوم من اسکر کثیرہ فقلیلہ حرامٌ۔ باقی رہا احناف کا لغت سے استدلال۔ تو عرب میں شراب کے لئے خواہ وہ کسی چیز سے تیار کی گئی ہو۔ بلا استثنا خمر کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

اسی طرح ترمذی کی یہ حدیث جو نعمان بن بشیر سے مروی ہے۔ کہ ان من الحنطة خمراً ومن الشعیر خمراً ومن التمر خمراً ومن الزبیب خمراً ومن العسل خمرا بھی اس خیال کی کھلی کھلی تردید کرتی ہے کہ خمر سے مراد صرف انگور کی شراب ہے۔ جبکہ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گندم جو کھجور، منقہ اور شہد کی شراب کو بھی خمر کہا گیا ہے۔

(۶)

ترمذی میں آتا ہے نھی رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم عن الحنتمة۔ کہ رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے ان برتنوں کے استعمال سے بھی منع فرمایا۔ جو شراب نوشی کے سلسلہ میں استعمال کیئے جاتے تھے۔

دراصل برتنوں کا استعمال فی نفسہٖ کوئی منا ہی نہیں رکھتا۔ بلکہ اس وقت آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے نہ صرف شراب ہی کی ممانعت فرمائی۔ بلکہ اس ماحول کو بھی یکسر بدل دیا۔ جو شراب نوشی کا تھا۔ حتی کہ وقتی طور پر ان برتنوں کا بھی استعمال ممنوع فرمایا جن میں شراب پی جاتی تھی۔ ورنہ دراصل اس بارے میں جو بنیادی حکم ہے وہ یہ ہے کہ ان ظرفاً لایحل شیئاً ولا یحرمه۔ برتن کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں قرار دیتے۔

لیکن اگر آج بھی شراب نوشی کی بندش کے لئے اس ماحول کو بھی بدلنا ہو۔ تو میں سمجھتا ہوں رسول اللّٰہ علیہ وسلم کا یہ حکم آج بھی اسی طرح قائم ہے۔ جس طرح آج سے تیرہ سو سال قبل

(۷)

اس بات کا علم بھی ضروری ہے کہ آنحضرت صلے اللّٰہ پینے کی کن چیزوں کو زیادہ پسند فرمایا کرتے تھے اس سلسلہ میں صحیح بخاری اور سنن ابوداؤد میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کان النبی صلے اللّٰہ علیہ وسلم یحب الحلواء والعسل کہ آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم شیریں چیزوں اور شہد کو زیادہ پسند فرمایا کرتے تھے۔ اور اسی طرح ترمذی میں حضرت عائشہؓ سے ایک اور حدیث مروی ہے جس میں وہ فرماتی ہیں۔ کہ کان احب الشراب الی رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ الحلو البارد کہ آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے نزدیک پینے کی پسندیدہ ترین چیز وہ ہوتی تھی جو شیریں اور خنک ہو۔

پس ہمیں چاہیئے کہ رسول اللہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم

بہشتی مقبرہ

وہ کیفِ عشق سے معمور مقبرہ کی فضا
حسین قطاروں میں ہیں محوِ خواب یہ زمیں
مسیحِ پاک کے انصار چاند کے ہالے
مئے وصال سے مدہوش ہو گئے آخر
یہ مقبرہ ہے کہ آرام گاہِ اہلِ جنوں
یہاں خدا کی رضا کے غلام رہتے ہیں
مری نظر میں ہے جنت نشاں یہاں کی زمیں

زمیں سے تا بفلاک نور مقبرہ کی فضا
خُدا کے بندے وہ زندہ دلانِ عرش نشیں
نیازِ عشق کی راتوں میں جاگنے والے
خدا کے بندے خدا میں ہی کھو گئے آخر
ملا ہے سیرتِ سیماب کو پیامِ سکوں
یہ لوگ جن کو فرشتے سلام کہتے ہیں
خدا گواہ بہشتی ہیں ان گھروں کے مکیں

خوشا نصیب کہ منزل کو پا گئے ناہیدؔ
خدا کے پاک مسیحا کے پاکباز مرید

عبدالمنان
ناہید

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۱۷ نومبر ۱۹۴۹ء

اسلامی نظام کس طرح زیرِ عمل آسکتا ہے

ہم نے الفضل کی کل کی اشاعت میں بتایا تھا کہ کس طرح موجودہ روسی نظام نے اشتراکیت کا اولین اصول تبدیل کر لیا ہے۔ اور کس طرح اس تبدیلی کی وجہ سے وہ معاشی مساوات جس پر اشتراکیت کے دلدادگان نازکیا کرتے ہیں خواب پریشان ہو کر رہ گئی ہے۔ پہلے تو اصول یہ تھا کہ ہر ایک سے اس کی قابلیت کے مطابق لے کر اشتراکی خزانہ میں جمع کر دیا جائے۔ اور بعدہ ضرورت کے مطابق ہر ایک کو دیا جائے۔ اگرچہ اس صورت میں بھی مساوات قائم نہیں رہ سکتی تھی۔ کیونکہ مختلف افراد کی ضروریات مختلف ہوتی ہے۔ لیکن بہرحال اس میں کچھ مساوات کا شائبہ ضرور تھا۔ لیکن جب اس اصول کو بدل کر یہ اصول بنا لیا گیا۔ کہ ہر ایک سے اس کی قابلیت کے مطابق کام لیا جائے۔ مگر اسکو دیا جائے اس کے کام کے مطابق تو اس طرح مساوات کا بلبلہ ہی ٹوٹ پھوٹ گیا ہے۔

ہم نے یہ بھی بتایا تھا کہ اس اصول کے مطابق حکومت ایک واحد سرمایہ دار بن جاتی ہے۔ کیونکہ عام سرمایہ داری نظام میں مختلف سرمایہ دار بھی یہی کرتے ہیں۔ کہ وہ ہر ایک سے اس کی قابلیت کے مطابق کام لیتے ہیں۔ اور اسکو اس کے کام کے مطابق مزدوری دیتے ہیں۔ اس طرح کھلی سرمایہ داری اور اشتراکی واحد سرمایہ داری میں جو بڑا فرق ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ کھلی سرمایہ داری میں تو حکومت غیر جانبدار ہوتی ہے۔ اور سرمایہ دار اور مزدور کے درمیان تنازعات میں ثالثی کرتی ہے۔ اور مزدور کے ساتھ انصاف کرنے پر سرمایہ دار کو مجبور کر سکتی ہے۔ لیکن جب خود حکومت ہی سرمایہ داری کا لباس پہن لے۔ تو مزدور کی فریاد سینے میں ہی گھٹ کر مر جاتی ہے۔ اور اسکو چار و ناچار ان قواعد کے مطابق مشینی زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔ جو حکومت اس کے لئے بناتی ہے۔ ایسی صورت میں عوام محض مشین کے بے جان پرزے ہوتے ہیں۔ انسان نہیں ہوتے زیادہ سے زیادہ ایسے حیوان ہیں۔ جن کو مالک کے لئے جفاکشی کرنی پڑتی ہے۔ اور اس کے لئے ذرا اچھا چارہ مل جاتا ہے۔ جس طرح مثلاً ایک زیادہ دودھ دینے والی گائے کو بھوسے کے ساتھ تھوڑے سے بنولے اور تھوڑی سی کھلی بھی شامل کر کے کھلائی جاتی ہے۔ اور اسکو تندرست رکھنے کے لئے ذرا ہوادار صاف ستھرا تھان بھی دیا جاتا ہے۔ اور اگر بیمار ہو تو شفاخانہ حیوانات سے دوا دارو بھی ہو جاتا ہے۔ باقی کھونٹے سے بندھا رہنا اس کے لئے ضروری ہے۔ یہ تو محنت کش عوام کی حالت ہے۔ اب جو ذرا انتظامی قابلیت کے مالک سمجھے جاتے ہیں۔ ان کو ان کے کام کے مطابق ذرا زیادہ سہولتیں حاصل ہوتی ہیں۔ اور یہ سہولتیں درجہ بدرجہ ترقی کرتی ہوئی آخر آمریت میں ختم ہوتی ہیں۔ آمر کی حیثیت عام سرمایہ دار سے بہت زیادہ پرشکوہ اور بااختیار ہوتی ہے۔ دراصل وہ ازمنہ وسطیٰ کے خود مختار بادشاہوں سے بھی زیادہ خود مختار ہوتا ہے۔ اس کی مرضی سب پر فائق ہوتی ہے اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ باقی سب لوگ درجہ بدرجہ اس کے حکم کے غلام ہوتے ہیں۔ ایک آمر جس طرح چاہے قومی خزانے کو خرچ کرے۔ اس پر کوئی بندش نہیں ہے۔ قومی مفاد کا فریب ہر وقت چل سکتا ہے اسی طرح درجہ بدرجہ دوسرے حکام بھی اپنے اپنے اختیارات کے مطابق قومی دولت میں اپنے ذاتی انتفاع کے لئے تصرف کر سکتے ہیں اور شاندار زندگی گزار سکتے ہیں اور محنت کشوں کے پسینہ کی کمائی کھا سکتے ہیں۔

اس کے مقابلہ میں اسلامی معاشی نظام کے بنیادی اصول یہ ہیں کہ ہر ایک جائز طریقوں سے اپنی قابلیت کے مطابق پیدا کرے۔ اور اپنی جائز ضروریات کے مطابق خرچ کرے۔ باقی پیداوار میں سے حکومت کچھ حصہ بالجبر اس سے لے لیگی۔ اور اگر اسکے بعد بھی فالتو روپیہ اسکے پاس بچے تو اسکو قومی امانت سمجھے اور قومی ضروریات کے لئے دینے پر ہر وقت تیار ہو اور جیسا کہ ہم نے پہلے کئی بار عرض کیا ہے اسلام میں معاشی مسئلہ بنیادی مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک کل کا جزو ہے۔ اور وہ کل یہ ہے کہ اسلام ایک فرد کی تمام ذہنیت ایسی بنا دینا چاہتا ہے۔ کہ وہ جائز طریقوں کے سوا کچھ پیدا نہیں کرتا۔ اور اپنی جائز ضروریات کے سوا کچھ نہیں خرچ کرتا۔ اور اپنی محنت کی فالتو پیداوار قوم کی ملکیت سمجھتا ہے۔

اس بات کو تو تقریباً تمام وہ لوگ جو روسی نظام کے متوالے ہیں تسلیم کرتے ہیں۔ اور یہ بھی مانتے ہیں کہ یہ نظام ممکن العمل ہے۔ کیونکہ خلافت راشدہ کے عہد میں اس پر عمل کر کے دکھایا جا چکا ہے۔ لیکن وہ یہ کہتے ہیں کہ آج ایسا نظام دنیا میں ناپید ہے۔ اس لئے ہم کو روس کی تقلید کرنا چاہیے چنانچہ یہ لوگ اکثر روسی نظام کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالہ سے ثابت ہوتا ہے۔

جناب "طاہر دانیال صاحب دیوبندی" فرماتے ہیں :-

> خلافت راشدہ اور عمر بن عبد العزیز کے عہد امارت کو چھوڑ کر (کہ ان کی نظیر تو اشتراکی ممالک بھی پیش نہیں کر سکتے۔) مسلمانوں کی کوئی شخصی حکومت اشتراکیت کی تجربہ گاہ عظمےٰ سویٹ روس کے مقابلہ میں پیش نہیں کی جا سکتی۔ یہ میرے عقیدت مندانہ جذبات نہیں بلکہ تاریخ کی روشنی میں کہہ رہا ہوں۔ مولانا بدایونی کا فتوئے کفر مجھے مرعوب نہیں کر سکتا۔ ہمارے اسلام اور کفر کا فیصلہ یہ مولانا نہیں کر سکتے۔

پھر آگے چلکر آپ فرماتے ہیں :-

> کمیونزم کے ان اصولوں کو ملّایانہ نگاہ سے دیکھنے کی بجائے مفکر کی نظر سے دیکھیں ان اصولوں پر عمل پیرا ہو کر بھی ہم مسلمان ہی رہیں گے۔ کیا روس چین اور دوسرے اشتراکی ممالک کے کروڑوں مسلمان ان اصولوں پر یقین رکھنے اور عمل کرنے سے مسلمان نہیں رہے۔

ہم نے شروع میں روسی نظام کا نقشہ مختصراً اسی لئے دیا ہے۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ لوگ کس چیز کی حمایت میں فصاحت و بلاغت صرف کر رہے ہیں ان لوگوں کا بڑا اعتراض یہی ہے۔ کہ اس وقت اسلامی معاشی نظام کہیں بھی موجود نہیں ہے۔ اس اعتراض کا جواب ہم الفضل میں کئی بار دے چکے ہیں۔ اس ضمن میں ہم نے ایک بات یہ بھی کہی تھی کہ مسلمان اگر چاہیں تو حکومت کی مدد کے بغیر بھی اسلامی معاشی نظام کو زیر عمل لا سکتے ہیں۔ اور اگر وہ پورے اسلام کو اختیار کر لیں تو نہ صرف یہ کہ اسلامی معاشی نظام کے وہ پہلو ہی زیر عمل آجائیں گے۔ جو حکومت کی مدد کے بغیر زیر عمل آسکتے ہیں۔ بلکہ خود حکومت کو بھی ایسے نظام کے قیام کے لئے مجبور کیا جا سکتا ہے، نہ باغیانہ جدوجہد سے بلکہ محض اسلام کی اخلاقی قوت سے۔

اگر یہ معترضین بجائے روس کی تجربہ گاہ کی طرف دیکھنے کے اپنے گھر کی خبر لیں۔ اور اپنے آپ میں پورے اسلام کے مقتضیات کو پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوں اور اپنے عملی نمونہ سے مسلمانوں کو متاثر کرنے کی کوشش کریں تو یقیناً وہ کچھ مدت کے بعد اسلامی معاشی نظام کا وہ چہرہ عمل کے آئینہ میں بھی دیکھ سکتے ہیں۔ جس کو دیکھنے کے لئے ان کی آنکھیں ترستی ہیں۔

چونکہ طبیعتوں کو اسلامی بنانا ذرا مشکل کام ہے اور دوسروں کی دولت کی چمک دمک سے ان کی آنکھوں میں چکا چوند آئی ہوئی ہے۔ اس لئے قدرتاً وہ اس نظام کی طرف جھک جاتے ہیں۔ جس کے مساوات کے بلند بانگ دعوے دور کے ڈھول کی طرح ان کے کانوں کو خوش آیند محسوس ہوتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نہ صرف مسلمانان عالم کے لئے ہی بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے پورے اسلام کا پیغام لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ بے شک اس وقت وہ ایک نہایت چھوٹی سی اور ناقابل اعتنا جماعت ہے۔ لیکن اس نے اپنی بساط سے بڑھ کر وہ جہاد کیا ہے کہ دشمنان احمدیت کو بھی چار و ناچار ان کے عظیم الشان کام کا اعتراف کرنا پڑا ہے۔ بے شک یہ جماعت ابھی پورے اسلامی معاشی نظام کو کسی محسوس اور ٹھوس صورت میں پیش کرنے کا دعوے نہیں کر سکتی۔ لیکن جو لوگ اسلامی معاشی نظام کا ایک دھندلا سا خاکہ اس وقت بھی دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ یقیناً اس جماعت میں دیکھ سکتے ہیں۔

ہمارا یہ دعوے نہیں ہے کہ ہماری جماعت ایک مثالی معاشی نظام کا نمونہ بن گئی ہے۔ لیکن ہمارا یہ دعوے ضرور ہے۔ کہ اس معاشی نظام کی بنیاد ضرور ڈال دی گئی ہے۔ اور یہ جماعت اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی راہ نمائی میں اس کمزور بنیاد کو از سر نو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام نے جن بہت سی روحوں کو دوبارہ زندگی بخشی ہے۔ وہ [illegible] اس مقصد کے لئے اپنی بساط کے مطابق نہ صرف مالی قربانیاں کرتی ہیں۔ بلکہ جان اور اولاد کو بھی اس عظیم الشان کام کے لئے وقف کر رہی ہیں :

جو لوگ اسلام کے معاشی نظام کو از سر نو بروئے کار لانا چاہتے ہیں۔ اور اسکو عمل کے آئینہ میں دیکھنے کے خواہشمند ہیں۔ انہیں یقین کرنا چاہیئے۔ کہ اب اس نظام کی عمارت انہی بنیادوں پر تیار کی جا سکتی ہے۔ جو بنیادیں اس زمانہ کے امام سیدنا مسیح موعود علیہ السلام نے متعین کی ہیں۔ اور جن بنیادوں پر جماعت احمدیہ کام کر رہی ہے۔ اور وہ بنیادیں سوا اسکے کچھ نہیں ہیں کہ پورے اسلام کو از سر نو زندہ کیا جائے۔ اور تمام ادیان پر اسکو غالب کیا جائے۔

"مومن جو کچھ منہ سے کہتا ہے اس سے زیادہ کر کے دکھاتا ہے۔ زبانی دعویٰ کرنے والے دراصل اپنی کمزوری کا اظہار کرتے ہیں"

تحریک جدید کا یہ سال ۳۰ نومبر کو ختم ہو رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نومبر کے آخری ہفتہ کے جمعہ میں آئندہ سال کی قربانیوں کا مطالبہ مخلصین سے فرمائیں گے۔

لیکن اس سے پہلے سال رواں کے وعدوں کا پورا ہونا ضروری ہے تا آپ بہ انشراح صدر آئندہ سال کیلئے اپنی قربانی حضور کے پیش کر سکیں۔ پس آپ اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کریں!

اللہ تعالیٰ توفیق بخشے وکیل المال تحریک جدید ربوہ

مجالس خدام الاحمدیہ رسید بکیں واپس کریں

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ مجلس مرکزیہ کی طرف سے بھجوائی ہوئی رسید بکیں ختم ہو جانے پر واپس مرکز میں جلد بھجوا دیا کریں تا انہیں نئی رسید بک جاری کی جا سکے۔

ختم شدہ رسید بک کے ساتھ اس پر وصول شدہ رقم کا حساب بھی قائد مجلس کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہے کہ اس نمبر کی رسید بک پر کل اس قدر چندہ وصول ہوا ہے۔ اس میں اتنی رقم مرکز کو بھجوائی گئی ہے اور اتنی مقامی اخراجات کے لئے رکھی ہے۔

اس سلسلہ میں یہ امر مدنظر رہے کہ اراکین کے ماہانہ چندہ کا نصف مرکز میں آنا ضروری ہے اور نصف مقامی اخراجات کے لئے رکھا جا سکتا ہے۔ مگر اس خرچ کا حساب مکمل رہنا ضروری ہے۔ چندہ کے علاوہ ہر قسم کے عطایا اور تعمیر دفتر کی رقوم ساری کی ساری مرکز میں آنی ضروری ہے۔

اگر کسی مجلس کو خاص عطیہ مقامی طور پر جمع کرنے کی ضرورت ہو۔ تو اس کے لئے اپنی ضرورت مرکز میں لکھ کر اس کی اجازت حاصل کر لی جائے۔ بغیر منظوری مرکز مقامی اخراجات کے لئے عطیہ جمع کرنا دستور اساسی کے خلاف ہے۔

مہتمم مال مجلس مرکزیہ خدام الاحمدیہ ربوہ

دو میٹرک پاس کلرکوں کی ضرورت

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دو میٹرک پاس کلرکوں کی ضرورت ہے۔ ضرورت مند امیدوار بذریعہ خط یا خود ربوہ حاضر ہو کر درخواست کریں۔ تنخواہ حسب قواعد صدر انجمن ۳۰-۲-۵۰ کے گریڈ میں ۳۰ روپے مع گرانی الاؤنس ۱۴/ روپے ہوگی

پرائیویٹ سیکرٹری

یہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس حکم پر فوراً عمل کرنا شروع کر دینا چاہیئے۔

خاکسار عبدالمنان احمد نگر ضلع جھنگ

ضروری اعلان

مندرجہ ذیل احباب کا قادیان سے نکلنے کے بعد علم نہیں ہو سکا کہ وہ کہاں جا کر آباد ہوئے ہیں۔ جن دوستوں کو ان کا علم ہو یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے پتہ جات سے نظارت امور عامہ (شعبہ رشتہ ناطہ) کو اطلاع دیں:-

(۱) قریبی رشتہ دار بابو محمد رشید صاحب (مرحوم) محلہ دار الرحمت قادیان (۲) چوہدری تھے خاں ساکن کوٹ غازی خاں تحصیل و ضلع گورداسپور (۳) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مدرس عربی گورنمنٹ مڈل سکول ہوشیارپور (۴) خواجہ محمد صادق صاحب آف قادیان (۵) محمد ابراہیم صاحب واقف زندگی قادیان۔ (۶) چوہدری عبدالغنی صاحب کریام ضلع جالندھر (۷) کیپٹن عبدالغنی صاحب آئی۔ اے۔ ایم سی ۲۳۰۳۷ میڈیکل انیسر T.۸۰۸ انبالہ۔ (۸) صوفی عبدالرحیم صاحب ہیڈ ویر انسٹرز ٹیلیگراف لدھیانہ (۹) عبدالرحمن صاحب گلی سیداں قادیان (۱۰) امیر عالم حوالدار سامانہ ریاست پٹیالہ (۱۱) صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے محلہ دار الرحمت قادیان۔ (۱۲) عبدالمجید خاں صاحب ویروال امرتسر (۱۳) عبدالکریم محلہ دار الرحمت قادیان (۱۴) حکیم عبدالعزیز صاحب فیروز پور شہر۔

نائب ناظر امور عامہ ربوہ

ذکر الٰہی کی اہمیت

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ الودود نے کچھ عرصہ ہوا احباب کو یہ تحریک فرمائی تھی کہ مومن کو ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہنا چاہیئے۔ اگر وہ کوئی کام کر رہا ہے تو تسبیح و تحمید اور تکبیر اس کی زبان سے جاری رہے۔ اور اگر کھانا کھانے یا پانی پینے میں مصروف ہے تو تب بھی سبحان اللہ اور الحمدللہ کے کلمات اس کے منہ سے نکلیں۔ گویا ہر آن اس کی زبان ذکر الٰہی سے تر رہنی چاہیئے تاکہ اسے طمانیت قلب اور قرب الٰہی حاصل ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے رحمت اور برکت سے ڈھانک رکھیں۔

پس روحانی زندگی کے حصول کیلئے ضروری ہے کہ ذکر الٰہی کو اختیار کیا جائے۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حکماً فرمایا کہ ذکر الٰہی کی عادت ڈالنے کیلئے کم از کم دن میں تم کو سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم بارہ مرتبہ اور درود شریف اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔ اللھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید بارہ مرتبہ پڑھنا اپنے اوپر لازمی قرار دے لینا چاہیئے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تین چار دفعہ مجلس علم و عرفان میں لوگوں کو یاد دہانی بھی کرائی اور دریافت فرمایا کہ آیا احباب اس حکم زریں پر عمل کرتے ہیں یا نہیں۔ اب ہجرت کے بعد بعض احباب نے اس امر کو نظر انداز کر دیا ہے حالانکہ اب پہلے سے زیادہ ہر فرد کو ذکر الٰہی کی عادت پیدا کرنی چاہیئے۔

حدیث شریف میں حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ دو کلمے ایسے ہیں جو کہ زبان سے ادا کرنے کے لحاظ سے تو بہت ہلکے ہیں اور ترازو میں تولنے کے لحاظ سے بہت بھاری ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے ہیں وہ کون سے دو کلمے ہیں۔ وہ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم ہیں۔

اسی طرح ایک اور جگہ آیا ہے کہ جس شخص نے ایک دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہٖ کا پڑھا اس کے تمام گناہ دھل جائیں گے خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ اس لئے روزانہ بلا ناغہ کم از کم بارہ مرتبہ یہ کلمے پڑھنے چاہئیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی بھی کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ اور اس کے بیٹے سے بھی زیادہ محبوب اور پیارا نہ ہو جاؤں۔ پس جس شخص کی محبت رکھے بغیر کوئی بھی آدمی کامل مومن نہیں بن سکتا۔ اور جن کے ہم پر لاکھوں اور بے شمار احسانات ہیں۔ ہمیں کیوں نہ ان پر درود و سلام بھیجنا چاہیئے۔ اور حضور علیہ السلام تو فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے اور ایک جگہ فرمایا فرشتے اس پر ستر مرتبہ بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ پس جس کام سے اتنے بلند بخشش کے منازل اور مدارج حاصل ہوتے ہوں اسے کیوں نہ اختیار کیا جائے اور ضروری ہے کہ محبت اور جوش سے ذکر الٰہی اور درود شریف میں مشغول رہا جائے۔ کسی انعام اور عوض کی خاطر نہیں بلکہ اخلاص و شوق اور عقیدت سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کنجوس تو وہ شخص ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔

اور پھر دعا کی قبولیت کیلئے بھی درود شریف ایک ایسی کنجی ہے جس کے بغیر دعا آسمان اور زمین کے درمیان رکی رہتی ہے۔ پس ہمیں

۵

حضرت بابا نانک کو مقدس چولہ کیسے حاصل ہوا؟

(۲)

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی امرتسری)

اسلام کی تاریخ میں اس قسم کی متعدد مثالیں موجود ہیں کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام نے بذریعہ خواب یا کشف خدا کو انسان کی شکل میں دیکھا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :۔

"رأیت ربی صورۃ شاب امرد قطط له وفرۃ من شعر وفی رجلیه نعلان من ذهب الحدیث۔"

(الیواقیت الجواہر جلد اول صفحہ ۱۲۱ موضوعات کبیر صفحہ ۷۴)

یعنی میں نے اپنے رب کو خواب میں دیکھا وہ نوجوانوں کی شکل میں تھا۔ جو داڑھی کے بغیر اور گھنگھرالے بالوں والا تھا۔ اور اس کی لٹیں بھی تھیں۔ اس کے پاؤں میں سونے کی جوتیاں تھیں۔

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی کشف میں اللہ تعالےٰ کی زیارت کی تھی چنانچہ حضور کا سرخ چھینٹوں والا کشف احمدیت کی تاریخ کا ایک مشہور واقعہ ہے۔ جس کے عینی شاہد حضرت عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حلفیہ شہادت بھی دی تھی (الفضل قادیان ۲۶ ستمبر ۱۹۱۶ء)

نیز ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی کئی مرتبہ بذریعہ کشف یا خواب اللہ تعالےٰ کی زیارت کی ہے (الفضل قادیان ۱۰ مئی ۱۹۴۴ء)

مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کی زندگی کا بھی ایک مشہور واقعہ ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ اپنے آپ کو خدا کی گود میں دیکھا تھا (سوانح عمری مولوی محمد قاسم نانوتوی مصنفہ مولانا محمد یعقوب نانوتوی صفحہ ۳۰)

پس اس کا خلاصہ یہی ہے کہ گورو گرنتھ صاحب اور دوسری سکھ کتب سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جناب بابا نانک صاحب کو خدا کی زیارت بذریعہ خواب ہوئی تھی اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایک خلعت عطا کیا تھا۔ بابا بھال سنگھ کھلہ نے بابا صاحب کے اس خواب یا کشف میں خلعت حاصل کرنے کا واقعہ مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے :۔

"نرنکار نے بذریعہ الہام حکم دیا کہ اے نانک جی تم میرے پاس آؤ۔ تب گورو مہاراج کی سمادھی لگی جسم مبارک ایک تصویر کی طرح نظر آنے لگا۔ اور گورو صاحب جی اپنے بار یک سروپ میں جس کو بعد میں سوکھم (لطیف جسم) کہتے ہیں سچ کھنڈ میں تشریف لے گئے اور آستانہ بوس درگاہ مقدس ہوئے تب نرنکار نے کہا۔ نانک جی تم میری آرتی کرو۔ تب گورو جی نے راگ دھناسری میں ایک شبد آرتی حضور کردگار کرتار دست بستہ عرض کی۔ . . . . . آرتی سری کرتار پروردگار نے سنی مہربان ہوئے اور ایک خلعت فاخرہ بخشا حضور نے گلے میں پہن لیا۔ جس قبا پر بے شمار حروف علوم عرب و سنسکرت وغیرہ لکھے ہوئے تھے۔ بے شک وہ جملہ علوم جس قدر دنیا کے تختہ پر ہیں ملا کر حروف مرکب میں اپنی ذات پر صفات کی برکات حکایات مسلم و روایات مقدس اس چولہ یعنی پیراہن پر شہنشاہ حقیقی کے کاتب قدرت سے لکھائے ہوئے تھے اور اکال پرکھ نے بھی ارشاد فرمایا کہ اے نانک صاحب اب تم جا کر دنیا کو ہدایت کرو . . . .

سری بالا جی کہتے ہیں کہ اس قدر گفتگو و ملاقات کے بعد سری بابا جی اپنے جسم استھول مبارک میں تشریف لائے۔ جب مہاراج نے اپنی بیرونی چادر کو جسم شریف سے ہٹایا تو چولہ مذکورہ بالا کو دیکھ کر میں اور مردانہ دنگ و نرنکار کے رنگ میں محو و مدہوش ہو گئے۔ و سری حضور کے چہرہ کا رنگ ہزار جواہر و لال کندن طلا سے بھی زیادہ چمک دمک مار رہا تھا۔ وہ چولہ یعنی قبا جس کو پنجابی میں چولہ صاحب کہتے ہیں۔ ڈیرہ بابا نانک صاحب ضلع گورداسپور میں نزد بیدی صاحبان کے ہے۔ اب وہ قبا آئینہ دار صندوق میں بند ہے۔ جو عام و خاص درشن کرتے ہیں۔"

(خورشید خالصہ صفحہ ۶۳)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ بابا صاحب کی خدا سے ملاقات ایک کشفی بات تھی اور اس کشف میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایک خلعت فاخرہ عطا کیا تھا۔ جسے سکھوں میں چولہ صاحب کا نام دیا گیا ہے اور آجکل یہ چولہ ڈیرہ بابا نانک میں موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے :۔

"جس کے کان سن سکتے ہیں وہ سنے کہ بابا صاحب کی تمام باتوں کا مخرج وہی نور تھا جس کو وہ ایک سوتی کپڑے پر قدرتی حرفوں سے لکھا ہوا حق کے طالبوں کے لئے چھوڑ گئے۔ درحقیقت وہی آسمانی چولہ قدرت کے ہاتھ کا لکھا ہوا ازلی ہادی کے فضل سے ان کو ملا تھا۔" (ست بچن صفحہ ۹)

الغرض بقول سکھ مؤرخین یہ چولہ جناب بابا صاحب کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے کشف میں ملا تھا جب آپ اس کشف سے عالم شہود میں لوٹے تو وہ چولہ خارج میں بھی وجود میں آگیا۔ ممکن ہے یہ بات مادہ پرست انسانوں کی سمجھ میں نہ آ سکے کہ کشف میں حاصل شدہ چیز خارج میں کیونکر وجود میں آسکتی ہے۔ لیکن اہل کشف جانتے ہیں کہ یہ بات مشکل نہیں۔ اسلامی لٹریچر میں اس قسم کی متعدد مثالیں موجود ہیں کہ اولیائے کرام کو کشف میں ایک چیز حاصل ہوئی جب وہ بیدار ہوئے تو وہ چیز خارج میں بھی وجود میں آگئی۔

تذکرۃ الاولیاء میں ابو عبداللہ کے متعلق مرقوم ہے کہ :۔

"وہ مدینہ منورہ میں رنج اٹھائے فاقہ کی حالت میں گیا اور خواجہ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ کی تربت مطہرہ روضہ منور کے پاس جا کر عرض کیا کہ میں آپ کے یہاں مہمان آیا ہوں۔ وہ سو گئے تو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے ایک روٹی اس کو دی جس میں سے آدھی اس نے کھا لی جب بیدار ہوا تو آدھی روٹی بقیہ اس کے ہاتھ میں تھی۔" (تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۳۷۴)

اس کے علاوہ حضرت حسن بصریؒ کی زندگی کا ایک واقعہ ہے کہ ان کا شمعون نام کا ایک ہمسایہ آتش پرست تھا وہ بیمار ہو گیا۔ اس کی حالت بہت تنگ ہو گئی۔ تب کسی نے آکر آپ کو بتایا آپ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اسے عذاب سے ایمان لانے کی تلقین کی۔ شمعون نے کہا کہ اگر آپ مجھے ایک چٹھی لکھ دیں کہ خدا مجھے عذاب نہ دے تو مسلمان ہونے کے لئے تیار ہوں۔ آپ نے چٹھی لکھ دی وہ مر گیا اور چٹھی بھی اس کے ساتھ ہی دفن کر دی گئی۔ لیکن جب رات کو حسن بصری سوئے تو نہیں خیال آیا کہ ایسی چٹھی لکھ کر دینا مناسب نہ تھا آپ کو اس خیال میں نیند آگئی رات میں خواب میں آپ کو شمعون ملا۔ وہ بہت خوش تھا۔ اس نے وہ چٹھی آپ کو واپس کر دی جب آپ بیدار ہوئے تو وہ چٹھی آپ کے ہاتھ میں تھی۔" تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۳۵ و ۳۶)

سکھ لٹریچر میں بھی اس قسم کی مثالیں موجود ہیں۔ مشہور سکھ مؤرخ بھائی سنتوکھ سنگھ نے لکھا ہے کہ ایک سکھ چوہدری شمبر نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ وہ ایک پیلوں کے درخت پر چڑھ کر پیلوں کھا رہا ہے۔ اس کی ٹہنی ٹوٹ گئی اور وہ زمین پر آگرا۔ چوٹ لگنے پر اس کی آنکھ کھل گئی۔ جب وہ بیدار ہوا تو اسے اس بات پر تعجب ہوا کہ اس کے دانتوں میں پیلوں کے بیج پھنسے ہوئے تھے اور جب وہ صبح قضائے حاجت کے لئے گیا تو اس کے پیٹ سے بھی بہت سے پیلوں اور ان کے بیج خارج ہوئے وہ بہت حیران ہوا کہ خواب میں کھائے گئے پیلوں خارج میں کس طرح ظاہر ہو گئے۔

(گورپرتاپ سورج گرنتھ رت ۶ انس ۵۶)

یہ واقعہ مندرجہ ذیل سکھ کتب میں بھی موجود ہے تواریخ گورو خالصہ گورمکھی صفحہ ۱۲۹۵۔ گلفشہ ہر چمتکار صفحہ ۱۹۷ و سو سکھی ساکھی ۵۶ وغیرہ۔

الغرض بقول سکھ مؤرخین چوہدری شمبر نے خواب میں پیلوں کھائے۔ مگر وہ اس کی بیداری پر خارج میں بھی ظاہر ہو گئے جو اس کی حیرانگی کا باعث بنے۔

پس کشف یا خواب میں حاصل شدہ چیز کا عالم شہود میں وجود میں آنا اسلام اور سکھ مذہب کے مطابق محال نہیں بلکہ ہم مسلمانوں میں بھی اور سکھوں میں بھی ایسی مثالیں موجود ہیں جن سے کشف میں حاصل شدہ چیز کا خارج میں ظاہر ہو جانا بیان کیا گیا ہے۔ جو خدا چوہدری شمبر کے لئے یہ نشان دکھا سکتا ہے کہ ایک چیز اسے خواب میں دے اور جب وہ بیدار ہو تو اسے خارج میں بھی ظاہر کر دے تو کیا وہ خدا بابا نانک ایسے برگزیدہ اور عارف کے لئے یہ نہیں کر سکتا کہ اسے کشف میں عطا کیا گیا چولہ خارج میں بھی وجود میں لے آئے۔ پس ہم یہی کہتے ہیں کہ :-

"کہ پردے میں قادر کے اسرار ہیں
کہ عقلیں وہاں ہیچ و بے کار ہیں"

ولادت

۳ نومبر ۱۹۴۹ء عزیز مکرم ملک محمد حسین صاحب مولوی فاضل ساکن دارالبرکات قادیان حال ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ مولود کا نام اس کے دادا صاحب نے (ایک رؤیا کی بنا پر جو انہوں نے بچے کی پیدائش سے قبل دیکھی تھی) احمد حسین مظفر رکھا۔

مولود مکرم برادرم ملک شیر بہادر خانصاحب سابق زعیم انصار اللہ دارالبرکات قادیان کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب وٹرنری اسسٹنٹ سرجن ساکن قادیان حال مقیم پنڈی بھٹیاں کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ بچہ اور زچہ کی صحت اور سلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار شیخ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ماہوار نقشہ بیعت بابت ماہ اکتوبر ۱۹۴۹ء

پاکستان و ہندوستان۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۰۱ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ روزانہ اوسط تین کی رہی۔ اس مرتبہ تعداد بیعت کے لحاظ سے حلقہ کشمیر اور ضلع سیالکوٹ کا کام باقی تمام حلقہ جات کی نسبت بہتر رہا۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔ ممالک غیر میں بتفصیل ذیل ۵۲ افراد احمدیت میں داخل ہوئے

(انچارج بیعت)

نام جماعت	تعداد بیعت
ضلع سیالکوٹ	
ننگل شاہو	۲
چونڈہ	۲
کوٹ گھمن	۲
چاچڑ کے	۱
سیالکوٹ	۱
مرجان	۱
پنڈی بھاگو	۱
دلیو کے	۱
کلاس والہ	۱
	۱۲
ضلع سرگودھا	
گوے والی	۸
گھگھیات	۱
نبیل صدر	۱
خوشاب	۱
	۱۱
ضلع لائل پور	
گھسیٹ پورہ	۴
گنڈاس والہ	۲
سمندری	۱
چک نمبر ۲۴۴	۱
لائل پور	۱
چک نمبر ۵۱۹	۱
	۱۱
ضلع گوجرانوالہ	
مدرسہ چٹھہ	۵
ایمن آباد	۱
کانے کی منڈی	۱
مانگٹ اونچے	۱
کوٹ ہرا	۱
	۹
ضلع ملتان	
ملتان	۱
لودھراں	۱
ملتان چھاؤنی	۱

نام جماعت	تعداد بیعت
چک نمبر ۲۶	۱
	۲
ضلع لاہور	
لاہور	۱
ہانڈو	۱
لعدیہ اصل	۱
	۳
ضلع جھنگ	
جھنگ	۱
چنیوٹ	۲
	۳
ضلع گجرات	
دیونہ	۱
گجرات	۱
پار موے	۱
گجرات	۱
	۴
کشمیر	
ہچہ مرگ	۸
رجی	۲
لدھرون	۲
روڑی	۱
	۱۳
سندھ	
دیہہ اکوہ	۲
سکرنڈ	۲ ۱
پیر شاہ گوٹھ	۱
شریف آباد	۱
	۶
سرحد	
ایبٹ آباد	۱
ڈیرہ اسمعیل خاں	۱
[illegible]	۱
رسالپور	۱
نوشہرہ	۱
	۵

نام جماعت	تعداد بیعت
بنگال	
ڈھاکہ	۲
چٹاگانگ	۱
زم پور	۱
کرودرا	۱
	۵
ریاست بہاولپور	
خان پور	۱
الہ آباد	۱
	۲
شارگ بلوچستان	۲
ٹراونکور	۱
راولپنڈی	۲
شیخوپورہ	۱
کیمبل پور	۱
کلورکوٹ ضلع میانوالی	۱
جہلم	۱
مظفر گڑھ	۱
	۱۰
میزان	۱۰۱
ممالک غیر	
امریکہ	۴۴
سماٹرا	۲
لوگنڈا افریقہ	۲
نائیجیریا افریقہ	۴
میزان	۵۲
کل میزان	۱۵۳

درخواست دعا

میری ہمشیرہ صاحبہ ۱۳/۱۲ دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ حالت تشویشناک ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

(دستر دار محمد لاہور)

تربیت اولاد

کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ

(از حکیم الدین احمد صاحب خانیوال)

اللہ تعالےٰ نے انسان کو اپنی اطاعت اور مخلوق کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور اسکی سرشت میں وہ تمام قویٰ رکھ دیئے ہیں جن کے صحیح استعمال سے وہ احسن تقویم کا رتبہ حاصل کر سکتا ہے اور ان کے غلط استعمال سے "اسفل السافلین" (جہنم کی تہ) میں گر سکتا ہے ابدی نجات حاصل کرنے کے لئے اسلام نے ہر انسان کو تقویٰ۔ پاکیزگی۔ اعمال صالحہ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے بلکہ اس کی نگران ہستیوں۔ والدین۔ ٹیچرز۔ سوسائٹی کو بھی مجبور کیا ہے کہ وہ اپنے زیر اثر لوگوں کو دنیاوی گندگیوں سے نجات دیدیں۔ اور خود کو بھی پاکیزہ بنائیں۔ چنانچہ حق تعالےٰ کلام پاک میں مومنوں کو حکم دیتا ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا قوا اَنفسکم واَھلیکم نارًا (تحریم) کہ تم اپنے نفس کو جہنم کی آگ۔ دنیا کی مہلک آلائشوں سے بچانے کے ساتھ ساتھ اپنے اُھل کو بھی بچاؤ اُھل سے مراد زیر اثر۔ ماتحت لوگ ہیں ایک مرد کا اُھل اسکے بیوی بچے نوکر وغیرہ ہیں۔ ایک استاد کے اہل طالب علم ہیں یا اس کے زیر اثر اس کے دوست ہیں۔ نبی کا اہل اسکی جماعت ہے۔ غرضیکہ ہر وہ نفس جو کسی شخص کے اثر کے نیچے ہے وہ اسکے اہل میں داخل ہے اور وہ اپنے اہل کی بازیابی کا پورا پورا ذمہ دار ہے۔ یہاں تک کہ حجت باقی نہ رہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث جو عنوان میں تحریر کی گئی ہے۔ اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ ہر ایک شخص نگہبان ہے۔ اپنی رعیت اپنے زیر اثر لوگوں کا:

کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ

میں راع اور رعیت کی نسبت رکھی ہے۔ گویا جس طرح بادشاہ اپنی رعیت کا محافظ و نگہبان ہوتا ہے اور وہ اپنی رعیت کے حقوق کو ادا کرنے والا ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر شخص اپنے ماتحت لوگوں کا ذمہ دار ہے۔

قرآن مجید کے حکم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے ہوتے ہوئے کونسی دوسری چیز ہے۔ جو والدین کو۔ استاد صاحبان کو۔ سوسائٹیوں کو بلکہ ہر شخص کو اس کے اہم ترین فرض کو یاد دلائے گی۔ والدین بچوں کی تربیت کے بھی ویسے ہی ذمہ دار ہیں۔ جیسے وہ ان کی دیگر ضروریات زندگی کے بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ بچپن کی تربیت ہی جوانی میں کام آتی ہے اور ایسی تربیت کے نتیجہ میں بچہ بڑا ہو کر محنتی ہوشیار اور شہرہ آفاق ہو جاتا ہے۔ اور اسی عمر کی بے پرواہی اور غفلت سے وہ والدین کے لئے ذلت اور رسوائی کا موجب ہو جاتا ہے۔

بچہ کس چیز کا زیادہ اثر قبول کرتا ہے؟ سب جانتے ہیں کہ ماں کی محبت سے زیادہ اور کوئی چیز اس کے جذبات کو پورا نہیں کر سکتی اور یہ حقیقت ہے کہ بچہ کی تربیت بھی تمام تر اس کی ماں پر ہوتی ہے۔ ابتداء میں والدہ اپنے بچہ سے بہت زیادہ پیار کرتی ہے۔ دنیا کے تمام آرام اس کے لئے مہیا کرتی ہے اور لباس میں ہر دوسرے دن جدت پیدا کرنا چاہتی ہے۔ قسم ہا ئے قسم کے لباس پہناتی ہے اگر والدہ زمانہ کے نت نئے فیشن ہائے زندگی کو پسند کرنے والی ہو تو وہ بچہ کو نکر۔ کوٹ۔ پینٹ۔ ہیٹ۔ بوٹ اور نکٹائی ڈالنے میں اپنی اور اپنے اقرباء کی خوشی ظاہر کرتی ہے اور دنیا کو دکھانا چاہتی ہے کہ اس کا بچہ بہت خوبصورت ہے۔ بڑے گھرانہ کا ہے۔ اچھا لباس پہنتا ہے۔ سر پہ لمبے لمبے بال رکھتے ہوئے انہیں خوشبودار تیل سے خوب سنوار کر رکھتا ہے ٹیڑھا چیر نکالتا ہے۔ جب بچہ چھ سات سال تک اسی ماحول میں رہتا ہے جسے اس کی والدہ رکھتی ہے تو یہ اسکی طبیعت ثانیہ بن جاتا ہے اب سکول جاتا ہے تو پہلے بال ٹھیک کرتا ہے چیر نکالتا ہے کپڑے کے سلوٹیں نکالنے میں بیشتر وقت ضائع کر دیتا ہے۔ سکول میں بھی اسے اپنے بالوں اور کپڑوں کے خراب ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اور تعلیم کی طرف کما حقہ توجہ دینا فضول سمجھتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں وہ تعلیم میں کمزور ہو جاتا ہے۔ اسلئے بڑے لڑکوں کے ساتھ آوارہ پھرنا چاہتا ہے۔ سکول سے غیر حاضر ہوتا ہے۔ استاد اور والدین کی ناراضگی کو بالائے طاق رکھ کر اپنے دوستوں سے ملکر وقت ضائع کرتا

ہے۔ زمانہ کے نئے نئے کھیلوں میں سینما میں سرکس میں شطرنج وغیرہ میں بڑھ بڑھ کر حصہ لیتا ہے۔ جب وہ زمانہ کے بُرے اثرات میں جکڑا جاتا ہے تو اس کے والدین کو ہوش آتی ہے پھر وہ اسکی تربیت کا علاج سوچنا شروع کرتے ہیں۔ مگر کیا ہو...... جب چڑیا چُگ گئی کھیت اگر بچہ کو مارتے ہیں تو وہ اور بگڑتا نظر آتا ہے۔ مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ غرضیکہ والدین بچہ کی یہ حالت دیکھ کر مایوس ہو جاتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں۔ جانے دو یہ جیسا کریگا ویسا پائے گا۔ اسکے لئے ان کے پاس کوئی چارہ کار نہیں ہوتا حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے ان تمام نقائص کا حل ماں باپ کو پہلے دن سے سکھایا ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو اس وقت اس کے دائیں کان میں اذان کہی جائے اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔ اور ہمیشہ ان دونوں تکبیروں کے معانی اور مطالب سے بچہ کو خبردار رکھا جائے اس کے سامنے نازیبا حرکات نہ ہونے دی جائیں۔ جھوٹے افسانے بیان نہ کئے جاویں لباس میں انوکھا پن ظاہر نہ کیا جاوے۔ فرنگی لباس سے ابتدا سے نفرت دلائی جاوے۔ حد سے زیادہ بچہ سے پیار نہ کیا جائے جس پیار سے وہ بگڑ جائے اور والدین کی باتوں کا اثر قبول نہ کرے۔ تنگ لباس نہ پہنایا جائے کیونکہ تنگ لباس تکبر پیدا کرتا ہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تنگ لباس کو بہت ناپسند کرتے تھے۔ بچہ کی ظاہری شکل اسلامی شعار کو مدنظر رکھ کر بنائی جاوے۔ لمبے لمبے بال نہ رکھے جاویں اور نہ ٹیڑھی مانگ نکالنے دی جائے بچپن سے ہی ہیٹ۔ پتلون۔ نکٹائی وغیرہ فرنگی لباس سے پرہیز کرایا جائے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

من تشبّہ بقوم فھو منھم جو شخص کسی قوم سے اپنی ظاہری شکل اور لباس میں مشابہت پیدا کرتا ہے وہ اس قوم کا فرد ہی تصور کیا جاوے گا۔ جیسے اگر کوئی مسلمان شلوار کی جگہ ہندوؤں والی دھوتی باندھ لے اور جنیو گلے میں ڈال لے۔ اور سر پر گاندھی کیپ رکھ لے اور سر کے بال چھوڑ کر درمیان چوٹی رکھوالے تو وہ ہزار دفعہ اللہ۔ اللہ کرے سبحان اللہ سبحان اللہ کہے مگر تمام لوگ پھر بھی اسکو ہندو ہی سمجھیں گے۔ خواہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو مگر دنیا اس کی بات پر یقین نہیں کرے گی۔

پس ظاہر کا اثر باطن پر بہت ہوتا ہے اسی واسطے قرآن مجید میں اللہ تعالے فرماتا ہے کہ مومن **ھم عن اللغو معرضون**۔ ہمیشہ لغو فضول قول و فعل سے پرہیز کرتے ہیں۔ یہ اسلئے کہ ان کا ظاہر بھی ایسا ہی اچھا ہوتا ہے۔ جیسا باطن ہوتا ہے۔ اسلئے ماں باپ کو بچہ کے ظاہری لباس شکل وغیرہ بنانے پر کڑی نگرانی کرنی چاہیئے سکول میں عام طور اجتماع۔ جلسے ہوتے رہتے ہیں۔ ان اوقات میں بچہ کو فضول کام کرنے اور لغو باتیں کرنے کا بہت موقعہ ملتا ہے۔ بچہ کو شیطان ان اجتماعوں میں ہی اکساتا ہے۔ اسلئے والدین کو ایسے مواقع پر سخت نگرانی کرنی چاہیئے۔

آج دنیا جس دور سے گذر رہی ہے۔ اسے ہر انسان جانتا ہے کہ معزز کہلانے والی اقوام بھی ہمہ تن عیش و عشرت۔ تماش بینی۔ ایکٹر بننے میں۔ اور ہوس شیطانی میں مگن ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس دنیا کا آرام ہی حقیقی آرام ہے دوسری دنیا کوئی حقیقت نہیں۔ پنجابی میں کہاوت ہے۔ "ایہہ جہان مِٹھا۔ اگلا جہان کس ڈِٹھا"۔ دنیا اپنے اصل مقصد کو بھول چکی ہے۔ جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ مقصد قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا۔ **ماخلقت الجنّ والانس الّا لیعبدون**۔ کہ ہر کس و ناقص مرد و زن۔ فقیر و امیر سب کو خدا نے اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا ہے نہ کہ اسے بھول کر اپنے واہمات کی پوجا پاٹ کرنے کے لئے ..... پس اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہمیں اپنے آپ کو درست کرنا چاہیئے۔ قوم کے بچوں کے اخلاق و اطوار بلند ہوں گے۔ تو وہ قوم بھی اعلیٰ و برتر ہوگی۔ امت محمدیہ کے اخلاق برتر ہونے کی وجہ سے ہی اسے خیر الامم کا خطاب ملا ہے پس کون چاہتا ہے کہ یہ خطاب اس سے چھینا جائے اور یہ انعام کسی اور امت کو دیا جائے۔ اگر اس انعام کو گھر میں رکھنا منظور ہو تو چاہیئے کہ ہم اپنے بچوں کو شروع سے ہی اسلامی تعلیم سے آگاہ کریں اور اسلامی شعار ان کی طبیعت ثانیہ بنا دیں چھ سات کی عمر میں انہیں مسجد میں نماز کے لئے لے جائیں۔ حتیٰ کہ بارہ سال تک اسے عادت ہو جائے اور بلوغت تک نماز اس کی فطرت بنجائے اور اسلامی فلسفہ اس کا نقطہ مرکزیہ ہو جائے۔

ہندوستانی اخبارات کی سیر

نیل گائے، نیل گھوڑا، یا بڑا ہرن

لکھنؤ کے ایک مسلم روزنامہ نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں یو۔پی کے مسلمان شکار کھیلنے والوں کے فائدہ کے لئے ایک سوال اور اس کا جواب شائع کیا ہے۔ جو قارئین کی تفریح طبع کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

سوال:۔ ہمارے علاقے میں نیل گائے کے گلے بہت پریشان کرنے لگے ہیں بیس بیس اور تیس تیس کے غول میں وہ کھیتوں پر گرتے ہیں اور جب تک سیکڑوں من اناج کا نقصان کر ڈالتے ہیں۔ ان کا زور اتنا بڑھ گیا ہے کہ بعض علاقوں میں تو کاشت ہی بند کر دینا پڑی ہے۔

کل کی بات ہے کہ دس پندرہ کسان میرے پاس آئے۔ جن میں دو چار پڑھے لکھے بھی تھے اور ایک صاحب وہ بھی تھے جنہوں نے کہ اس علاقے میں راشٹریہ سنگھ کا جھنڈا بلند کیا تھا اور نیل گائے کے شکار کے سخت مخالف تھے۔ ان سب نے مجھ سے اپیل کی کہ میں نیل گائے کا شکار پھر کرنے لگوں۔ انہوں نے آسانیاں مہیا کرنے کا بھی وعدہ کیا۔ میں نے کہا حکومت بچ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے اعلان کر دیا ہے کہ یہ جانور نیل گائے نہیں ہے وہ نیل گھوڑا یا بڑا ہرن ہے اسلئے اس کا شکار کیا جا سکتا ہے۔ براہ کرم آپ بتائیے کہ حکومت کا کیا حکم ہے اور مجھے ایک مسلمان ہوتے ہوئے ان لوگوں کی اپیل پر عمل کرنا چاہیئے یا نہیں؟

جواب:۔ اگر وہ واقعی اس جانور کو گائے نہیں بلکہ گھوڑا یا ہرن سمجھتے ہیں؟ اور اسکے مارنے کو گئو ہتھیا نہیں سمجھتے ہیں تو خود کیوں نہیں مارتے ہیں؟ موجودہ صورت حال میں بات صاف نہیں ہے اور اس سے فرقہ وارانہ غلط فہمی پھیلنے کا امکان ہے۔ اس لئے ہم ایک مسلمان کو نیل ہرن کا شکار کرنے کا مشورہ اس وقت تک نہیں دیں گے۔ جب تک کہ ہندو خود اس کا شکار کر کے یہ نہ ثابت کر دیں کہ وہ اسے نیل گھوڑا یا ہرن ہی سمجھتے ہیں"۔

پاکستان میں داخلہ کے قانون میں ترمیم

معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میں داخلہ پر کنٹرول کے آرڈیننس ۱۹۴۸ء میں بعض ترمیمیں کی گئی ہیں جنمیں سب سے اہم ترمیم یہ ہے کہ جو شخص پاکستان میں داخلہ کے آرڈیننس ۱۹۴۸ء کی دفعہ ۶ کے تحت دیئے جانے والے کسی آرڈر کی خلاف ورزی کرے گا۔ اسے ایک سال تک کی قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکینگی اور ان سزاؤں کے بعد اسے پاکستان بدر کیا جا سکے گا۔

دولت مشترکہ کی آئندہ کانفرنس کولمبو میں ہوگی

لندن ۱۶ نومبر۔ بعض اطلاعات میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اگر دوسری مدعو شدہ حکومتیں لنکا میں کانفرنس منعقد کرنے پر راضی ہو گئیں۔ تو برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون بھی لنکا کانفرنس میں شرکت کرنے پر تیار ہو جائیں گے۔ ان اطلاعات میں یہ بھی بتایا گیا کہ آسٹریلیا یہ کانفرنس کینبرا میں منعقد کرنے کا خواہاں ہے۔ لیکن لیبر پارٹی کے روزانہ اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" کے نامہ نگار نے بیان کیا ہے۔ کہ لنکا کی حکومت کا جو دعوت نامہ کل موصول ہوا تھا۔ اسے حقیقت میں قبول کر لیا گیا ہے اور مسٹر بیون نئے سال کے شروع میں جلد سے جلد کولمبو جانے کی تجویز کر رہے ہیں۔ سردست اس کی تاریخ کا تعین بعد میں کیا جائیگا یہاں محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ تعین دولت مشترکہ کی دوسری حکومتوں کے مشورہ سے کیا جائے گا۔ لیکن تاریخ جتنی قریبی مقرر کی جائے گی۔ اتنا ہی بہتر ہوگا۔ اس کانفرنس کے سامنے چین کی نئی حکومت کو تسلیم کرنے اور جاپان کے ساتھ معاہدہ امن کرنے کے دو اہم مسائل ہیں۔ نامہ نگار مذکور رقمطراز ہے کہ کمیونسٹ چین کو تسلیم کر لینے کی حمایت میں بہت قوی دلائل ہیں۔ "ڈیلی ہیرلڈ" کا نامہ نگار مزید رقمطراز ہے کہ بہت ممکن ہے۔ کہ چینی قوم پرستوں کی حرکات کی وجہ سے چین میں کولمبو کانفرنس سے قبل ہی کوئی قدم اٹھانا پڑ جائے (استار)

چیکوسلاویکیا سے مغربی باشندوں کو نکالا جائے گا۔

لندن ۱۶ نومبر۔ پراگ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ چیکوسلاویکیہ میں آباد تقریباً تمام مغربی باشندوں کو تین دن سے لیکر تین ہفتہ تک کے اندر اندر چیکوسلاویکیہ سے نکل جانے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان لوگوں میں امریکہ۔ برطانیہ اور مستعمرات کے شہری شامل ہیں۔ جنہیں متنبہ کر دیا گیا ہے۔ کہ ان کے سکونتی پرمٹ کی تجدید نہیں کی جائے گی۔

اثنائی ایک اطلاع مظہر ہے کہ یہ اخراج اس وقت کیا گیا ہے۔ جب کہ حکومت نے ان شرائط کارخانوں کو قومی ملکیت بنانا شروع کر دیا ہے۔ جو اب تک پرائیویٹ لوگوں کے ہاتھ میں تھے۔ اس سے متاثر ہونے والے بہت سے غیر ملکی مغربی فرموں کے نمائندے ہیں۔ اور چیکوسلاویکیا میں حکومت بڑے بڑے مقامات پر پہلے ہی قبضہ کر چکی ہے یا مستقبل قریب میں ان پر قبضہ کر لئے جانے کی اطلاع دی جا چکی ہے۔ (استار)

پاک پنجاب میں تپدق کے علاج کا انتظام

لاہور ۱۶ نومبر۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق صوبائی ڈائرکٹر صحت مسٹر ہیرسن نے ایک بیان میں کہا ہے کہ میو ہسپتال لاہور میں اکتوبر ۱۹۴۹ء میں تپ دق کے نئے مریضوں کی روزانہ اوسط حاضری ۳۲ تھی تقسیم سے پہلے ۱۹۴۵ء اور ۱۹۴۶ء میں اسی مہینے کی یہ تعداد علی الترتیب ۲۴ اور ۲۰ تھی۔ ۱۹۴۷ء سے لاہور کی آبادی بھی کافی بڑھ چکی ہے۔ اس کے ساتھ ہی صوبے کے مختلف حصوں میں مشہور پرائیویٹ معالجوں اور تپ دق کے اداروں کی تعداد بھی بہت کم ہو چکی ہے۔ اور کئی ایسے مریض جو کئی دوسری جگہوں میں علاج کرا سکتے تھے۔ اب مجبوراً میو ہسپتال میں پہنچتے ہیں۔

ہسپتالوں میں حاضری کے اعداد و شمار یہ بتاتے نہیں۔ کہ ان سے بیماری کے خوفناک حد تک بڑھ جانے کا پتہ چلے۔ صورت حالات کا صحیح جائزہ لینے کے لئے اور کوئی اعداد و شمار میسر نہیں ہیں بہرکیف اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس برعظیم میں تپ دق کے سبب عرصہ دراز سے کافی جانی نقصان ہوتا چلا آیا ہے۔ میڈیکل اور صحت عامہ کے حکام اس صورت حال سے بخوبی آشنا ہیں۔

میو ہسپتال کے تپ دق کے وارڈ کے علاوہ پاک پنجاب میں مندرجہ ذیل ادارے بھی تپدق کے علاج کے لئے مخصوص ہیں۔ گلاب دیوی ہسپتال لاہور ملتان اور سرگودہا میں بھی کلینک جاری کئے گئے ہیں۔ تجویز کی گئی ہے۔ کہ ہر ضلع میں تپ دق کا ہسپتال کھولا جائے۔ اعلیٰ عملہ کی تربیت کا انتظام بھی سامانی سینی ٹوریم اور گلاب دیوی ہسپتال میں موجود ہے جہاں تشخیص اور علاج کے جدید طریقوں کے مطابق تربیت کی جاتی ہے مرکزی حکومت نے جناح ہسپتال کراچی میں تپ دق کا ایک شعبہ قائم کیا ہے۔ اور مغربی پنجاب میں ایک ہمہ وقت صوبائی ٹیوبرکلوسس افسر کا تقرر بھی عمل میں آیا ہے۔

فرانسیسی علاقہ سے برآمد

دمشق ۱۶ نومبر۔ شام نے اب تک فرانک کے علاقہ سے ۳۰ کروڑ فرانک مالیت کا سامان درآمد کیا ہے۔ (استار)

کلکتہ ۱۶ نومبر۔ کلکتہ کی پولیس اس وقت ۲۸۰۰ پاکستانی جعلی نوٹ پکڑ چکی ہے۔ اس وقت کرنسی کے متعدد بلاکوں اور آلات پر قبضہ کیا جا چکا ہے۔

عالمی مزدور کانفرنس میں مصری وفد شریک ہوگا

لندن ۱۶ نومبر۔ گو لندن میں ۲۰ نومبر سے شروع ہونے والی آزاد عالمی مزدور کانفرنس میں مصر کا کوئی سرکاری مندوب شریک نہ ہوگا۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ لندن میں مصری سفارت خانے کے لیبر اتاشی مسٹر عبداللہ درویش ایک ممبر کی حیثیت سے شریک ہوں گے۔ اگر مصر کا کوئی مندوب نہ بھیجنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ مصر کو ایک ایسا مندوب نہیں مل سکتا ہے۔ جو ایک لاکھ مزدوروں کی نمائندگی کر سکے۔ یہ ضروری ہے کہ ہر مندوب ایک لاکھ مزدوروں کی نمائندگی کرتا ہو۔ یہاں اس بات کی اعتماد کے ساتھ توقع کی جا رہی ہے۔ کہ مصر مصری پارلیمنٹ میں ایک قانون پیش کرے جس کے تحت ایک مرکزی نیشنل ٹریڈ یونین کونسل قائم کی جا سکے گی۔ بعد میں نئی جمہوری بین الاقوامی ٹریڈ یونین کا رکن بن جائے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر درویش کو کانفرنس کو یہ بتانے کا اختیار ہوگا۔ کہ مصری عالمی انجمن کی حمایت کی ہمت افزائی کرے گا۔ جو اشتراکیت کے خلاف ایک روک ہے۔ اور قانون کی منظوری کے بعد اپنا اہم کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہے۔ (استار)

زائرین بیت المقدس کیلئے سہولتیں

عمان ۱۵ نومبر۔ بیت المقدس سے اطلاع ملی ہے کہ حکومت زائرین بیت المقدس کے لئے سہولتیں مہیا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ فلسطین کے گورنر جنرل زاعت پاشا نشاشیبی نے ایک خاص کمیٹی کی تشکیل کی ہے۔ جس میں ضلع کے افسر اور طبی ماہر ہیں۔ اس کے رئیس بیت المقدس کے میئر ہیں یہ کمیٹی جائے رہائش اور طبی علاج کا انتظام کرے گی سواری اور رسواری مہیا کی جائے گی۔ (استار)

شاہ ایران عازم امریکہ ہو گئے

طہران ۱۶ نومبر۔ شاہ ایران صدر ٹرومین کے ذاتی طیارہ پر تین ہفتہ کے لئے امریکہ کے سرکاری دورہ پر امریکہ جانے کے لئے روم روانہ ہو گئے۔ اس کے بعد وہ کچھ عرصہ امریکہ میں اپنی تعطیلات گذاریں گے ان کی ایران سے غیر حاضری کی مدت ۴۵ یوم سے تجاوز نہیں کرے گی۔ ہوائی اڈے پر وزراء اور سفارتی نمائندے اور شرفا موجود تھے۔ صبح طہران ریڈیو ایران کے اخباروں نے اس جوش کا اظہار کیا کہ دورہ ایران کی آزادی کی حفاظت کے لئے زیادہ امریکی امداد کا باعث بنے (استار)

مشرقی بنگال کیلئے بہاولپور کا چنا

بہاولپور ۱۶ نومبر۔ ریاست میں غلہ کے فاضل ذخیرے سے ۸ ہزار ٹن چنا مشرقی بنگال ارسال کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ (استار)

ایٹم بم سے بچاؤ!

نیویارک ۱۶ نومبر۔ اخبار "شکاگو ٹربیون" نے ایٹم بم کے حملہ کی صورت میں اپنے ۲ ہزار ملازموں اور کرایہ داروں کی حفاظت کی ایک اسکیم کا اعلان کیا ہے۔ ایٹمی ماہروں کا بیان ہے۔ کہ اگر اس پر براہ راست ایٹم بم نہیں گرا۔ تو ٹربیون ٹاور میں لوگ محفوظ رہیں گے۔ (استار)

حیفہ کے کارخانہ میں ہڑتال

حیفہ ۱۶ نومبر۔ یہاں کے پٹرول صاف کرنے کے کارخانوں میں دو یہودی افسروں کو ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے ان کارخانوں میں ہڑتال کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

مزدوروں کی کونسل کام بند کرنے کا حکم دینے یا معزول شدہ لوگوں کو تلافی دینے کا مطالبہ کرنے سے قبل کارخانہ کے منتظمین کے اس اقدام کی تحقیقات کر رہی ہے (استار)

چینی ڈاکوؤں نے ریل لوٹ لی!

ہانگ کانگ ۱۶ نومبر۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ چینی ڈاکوؤں نے کینٹن کے نزدیک ایک ہزار مسافروں سے بھری ہوئی ریل گاڑی کو لوٹ لیا۔ ڈاکوؤں نے کم از کم دس مسافروں کو مار ڈالا۔ بہت سے مسافر بھی بھیس بدلے ہوئے ڈاکو نکلے۔ ڈاکو تقریباً ۲ ہزار پونڈ لیکر بھاگ گئے۔

انتخابی فساد کا شاخسانہ!

طہران ۱۴ نومبر۔ دو ہفتہ قبل لار کے مقام پر جو انتخابی فساد ہوا تھا۔ اور جس میں انتخابی کمیٹی کے ۵ ممبروں کو زدوکوب کر کے ہلاک کر دیا گیا تھا۔ اس کے سلسلے میں ۱۹ افراد کو سزائے موت اور ۶ افراد کو ۱۰ سال قید کی سزا دی گئی تھی۔ (استار)

گنجے سر والوں کے لئے سہولت

لندن ۱۶ نومبر۔ لندن کے حجاموں نے بال کاٹنے کے نرخوں میں اختراع پیدا کی ہے۔ عام نرخ ۱ شلنگ ہے لیکن اگر گاہک کے سر پر بال کم ہیں تو نرخ میں چھ پنس کی کمی کر دی جاتی ہے۔ حجام کہتا نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ سمجھتا ہے۔ کہ سر پر کاٹنے کے لئے بہت کم بال ہیں تو وہ ۶ پنس کی اجرت کم طلب کرتا ہے۔

بعض گاہک اپنے آپ سے واقف نہیں اور اس کمی کو پسند کرتے ہیں۔ لیکن بعض اپنے گنجے پن پر اس کمی کو ایک تبصرہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور اس کو ناپسند کرتے ہیں۔ وہ پوری اجرت دینے پر زور دیتے ہیں۔ (استار)

بستر میں لیٹے لیٹے تعلیم

نیویارک ۱۶ نومبر۔ امریکہ میں جو اپاہج بچے سکول نہیں جا سکتے۔ وہ اب بستر پر لیٹے لیٹے ٹیلیفون کی مدد سے اپنے سبق پڑھ لیتے ہیں۔ (استار)